سوال

(504)کسی شخص کے اکرام اور تعظیم کیلیئے جانور ذبح کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

بعض عربوں میں یہ عادت ہے کہ وہ بوقت حاجت ایک دوسرے کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں 'کبھی کبھی طالب رضا بکری لے کر آتا ہے اور اللہ کے نام پر ذبح کرنے کے بعد ہی دروازہ سے داخل ہوتا ہے اور کبھی وہ بکری لے کر آتا ہے تو وہ جس شخص کیلیئے بکری لایا ہوتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے کہ : ''عقیرہ'' حرام ہے اور وہ اسے اپنے لیے مخصوص کر لیتا ہے لیکن اسکی رضا کا طالب اس کے اکرام میں ایک دوسری بکری ذبح کر دیتا ہے تو کیا ان دونوں یا ان میں سے کسی ایک کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان کے کسی دوسرے کیلیئے بکری وغیرہ ذبح کرنے سے اگر مقصود اس کی عزت افزائی ہے کہ وہ خود بھی اور اس کے رفقاء بھی اسے کھائیں' نیز جسے بھی ان کے ساتھ کھانے کی دعوت دی جائے' وہ بھی شریک ہو جائے تو یہ جائز ہے بلکہ صحیح احادیث نے اس کی ترغیب بھی دی ہے' چنانچہ حضرت ابوہریرہ؄ سے مروی حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا :

«مَنۡ کَانَ یُؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡآخِرِ فَلۡیُکۡرِمۡ ضَیۡفَہُ» (صحیح بخاري)

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے''۔

اسی طرح ابوشریح کعبی؄ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا :

«مَنۡ کَانَ یُؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡآخِرِ فَلۡیُکۡرِمۡ ضَیۡفَہُ، جَائِزَتُہُ یَوۡمٌ وَلَیۡلَۃٌ، وَالضِّیَافَۃُ ثَلَاثَۃُ أَیَّامٍ، فَمَا بَعۡدَ ذٰلِکَ فَھُوَ صَدَقَۃٌ، وَلَا یَحِلُّ لَہُ أَنۡ یَثۡوِیَ عِنۡدَہُ حَتّٰی یُحۡرِجَہُ» (صحیح بخاري)

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو' اسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے' اس کا انعام ایک دن رات ہے اور مہمان نوازی تین دن اور پھر اس کے بعد صدقہ ہے' کسی کیلیئے یہ حلال نہیں کہ وہ کسی کے پاس اس قدر قیام کرے کہ اسے مشقت میں ڈال دے''۔

کبھی ذبح کرنے سے مقصود محض تعظیم و تکریم ہوتی ہے خواہ بعد میں ذبیحہ کھانے کے لئے پیش کیا جائے یا نہیں' تو یہ جائز نہیں بلکہ یہ شرک اور موجب لعنت ہے کیونکہ یہ بھی لغیر اللہ کے عموم میں داخل ہے۔ علی؄ سے روایت ہے :

حَدَّثَنِي (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ، قَالَ: فَقَالَ: مَا هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قَالَ: «لَعَنَ اللهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ» (صحیح مسلم)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے چار باتیں ارشاد فرمائیں (۱) جو اپنے والدین پر لعنت کرے' اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے اور (۲) جو غیر اللہ کے لئے ذبح کرے' اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے (۳) جو کسی بدعتی کو ٹھکانا دے' اللہ تعالیٰ اس پر بھی لعنت فرمائے (۴) اور جو زمین کی حدود کو مٹائے' اللہ اس پر بھی لعنت فرمائے''۔

لہٰذا اس طرح کے ذبیحہ کو کھانا جائز نہیں ہوگا خواہ ذبح کرنے والا اس پر اللہ تعالیٰ ہی کا نام کیوں نہ لے کیونکہ اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے اور ''عقیرہ'' کی تقدیم سے اس کا مقصود' غیر اللہ کی تعظیم اور خالصتاً اس کی تکریم ہے' نہ کہ اس کے گوشت سے کھانا مقصود ہے اگر وہ زندہ جانور پش کرے اور مسترضی اسے لے لے اور مہمانوں کیلیئے ذبح کردے یا مہمانوں کیلیئے کسی اور جانور کو ذبح کردے تو اس طرح کے جانور کو کھانا جائز ہے کیونکہ اسے اس کی تعظیم کیلیئے ذبح نہیں کیا گیا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص461

محدث فتویٰ